1027 - سالگرہ منانے كا حكم

سوال

سال يا دو سال يا اس سے زيادہ برس گزرنے پر سالگرہ منانے كا حكم كيا ہے، اور اس ميں موم بتياں بھجانا كيسا ہے، اور اس طرح كى تقريبات ميں شامل ہونے كا حكم كيا ہو گا، اور اگر كسى شخص كو اس طرح كى دعوت دى جائے تو كيا اس كے ليے اس ميں شريك ہونا ضرورى ہے، برائے مہربانى معلومات فراہم كريں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كتاب و سنت كے شرعى دلائل سے معلوم ہوتا ہے كہ سالگرہ منانا بدعت ہے، جو دين ميں نيا كام ايجاد كر ليا گيا ہے شريعت اسلاميہ ميں اس كى كوئى دليل نہيں، اور نہ ہى اس طرح كى دعوت قبول كرنى جائز ہے، كيونكہ اس ميں شريك ہونا اور دعوت قبول كرنا بدعت كى تائيد اور اسے ابھارنے كا باعث ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

كيا ان لوگوں نے (اللہ كے) ايسے شريك مقرر كر ركھے ہيں جنہوں نے ايسے احكام دين مقرر كر ديئے ہيں جو اللہ كے فرمائے ہوئے نہيں ہيں الشورى (21).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

پھر ہم نے آپ كو دين كى راہ پر قائم كر ديا سو آپ اسى پر لگے رہيں اور نادانوں كى خواہشوں كى پيروى نہ كريں

يہ لوگ ہرگز اللہ كے سامنے آپ كے كچھ كام نہيں آ سكتے كيونكہ ظالم لوگ آپس ميں ايك دوسرے كے دوست ہوتے ہيں اور اللہ تعالى پرہيزگاروں كا كارساز ہے الجاثية (18 - 19).

اور اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اللہ تعالى كى جانب سے جو تمہارى طرف نازل كيا گيا ہے اس كى پيروى كرو، اور اللہ كو چھوڑ كر من گھڑت سرپرستوں كى پيروى مت كرو، تم لوگ بہت ہى كم نصيحت پكڑتے ہو الاعراف (3).

اور صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے "

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور ایك دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر راہنمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے "

اس موضوع کی احادیث بہت زیادہ ہیں.

پھر ان تقریبات کا بدعت اور برائی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی اصل بھی نہیں ہے، بلکہ یہ تو یہود و نصاری کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ یہ تقریبات وہی مناتے ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کے طریقہ اور راہ پر چلنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

" تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی اور اتباع کرو گے بالکل اسی طرح جس طرح جوتا دوسرے دوسرے کے برابر ہوتا ہے، حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ اور بل میں داخل ہوئے تو تم میں اس میں داخل ہونے کی کوشش کروگے.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاری ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کون "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور کون ؟ کا معنی یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اور کون ہو سکتے ہیں.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "